السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ تفسیر سلف صالحین سے منقول ہے کہ اللہ تعالی کےاپنے عرش پر مستوی ہونے کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے عرش پر اس طرح ہے، جیسے اس کے جلال کے شایان شان ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالی کےاپنے عرش پر استواء کی یہ تفسیر کہ وہ اپنے عرش پر اس طرح مستوی ہے جیسے اس کے جلال کے شایان شان ہے، دراصل سلف صالحین کی تفسیر ہے۔ امام المفسرین ابن جریر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ استواء کے معنی علو وارتفاع کے بھی ہیں جیسے کوئی کہتا ہے کہ (إِسْتَوىٰ فُلَانٌ عَلىٰ سَرِيْرِه) ''فلاں اپنے تخت پر مستوی ہے'' تو اس سے مراد علو ہوتا ہے اورانہوں نے ارشاد باری تعالیٰ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ''رحمن نے عرش پر قرار پکڑا۔''کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رحمن اپنے عرش پر مرتفع اور بلند ہے، سلف سے اس کے مخالف تفسیر منقول نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لغت میں استواء کا لفظ کئی طرح سے استعمال ہوتا ہے، مثلاً:

'' اگر یہ مطلق اور غیر مقید استعمال ہو تو اس کے معنی کمال کے ہوتے ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰى ''اور جب موسیٰ اپنی جوانی کو پہنچے اور (عقل وشعور میں) کامل ہوگئے۔

'' واو کے ساتھ مل کر استعمال ہو تو یہ برابری کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے: (إِسْتَوَى الْمَائُ وَالْعَتَبَة) ''پانی اور دہلیز برابر ہوگئے۔

'' اِلیٰ کے صلہ کے ساتھ مل کر استعمال ہو تو یہ قصد وارادہ کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ ''پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا۔

'' علیٰ کے صلہ ساتھ مل کر استعمال ہو تو یہ علو وارتفاع کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ''رحمن نے عرش پر قرار پکڑا۔

بعض سلف کا یہ مذہب بھی ہے کہ استواء کا لفظ اِلیٰ اور علیٰ دونوں کے ساتھ استعمال ہونے کی صورت میں ارتفاع وعلو کے معنی میں ہوتا ہے، جیسا کہ بعض کا مذہب یہ ہے کہ علیٰ کے ساتھ استعمال کی صورت میں یہ صعود اور استقرار کے معنی میں ہوتا ہے۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے ارشاد باری تعالیٰ: اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى کی تفسیر خارجہ بن مصعب سے اپنی کتاب (الصواعق) میں یہ نقل کی ہے کہ یہاں استواء کا لفظ بیٹھنے کے معنی میں ہے۔ (الصواعق المرسلہ: ۱۳۰۳/۴)

انھوں نے کہا ہے کہ استواء دراصل بیٹھنے ہی کو کہتے ہیں۔ بیٹھنے کا ذکر اس حدیث میں بھی وارد ہوا ہے، جسے امام احمد نے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کیا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 84

محدث فتویٰ